۴۰/احادیث شریفہ اور نادر صیغ درود وسلام پر مشتمل مقدمہ سراج القاری لحل صحیح البخاری

موسوم بہ

مشکِ حجازی

از:

شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا یوسف صاحب متالا قدس سرہ

خلیفۂ اجل شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

بانی، سابق مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم ہولکمب بری، بریطانیہ

باھتمام:

(حضرت مولانا) محمد سالم (صاحب) قاسمی ہردوئی

بانی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ دارالعلوم زکریا، ٹرانسپورٹ نگر، مراد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم أما بعد!

میرے برادرِ اکبر حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دام ظلہ نے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی تقریر بخاری جو مسلسل تین سال حضرت کی خدمت میں رہ کر ضبط کی تھی، اسے سراج القاری کے مرتبین اپنے انداز میں مرتب فرما رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی جد وجہد کو قبول فرمائے، اس دینی مشغلہ کو ان کے لئے آخرت میں باعثِ نجات فرمائے۔ آمین

ان حضرات کا حکم ہوا کہ سراج القاری کے لئے چند سطر تحریر کروں، میں نے سوچا کہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی نصف درجن کے قریب تقاریر بخاری شائع ہو چکی ہیں یا شائع ہو رہی ہیں، سب سے پہلے، سابقین اوّلین میں حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی حیات مبارکہ میں حضرت اقدس مولانا سید محمد شاہد سہانپوری دام مجدہم نے متعدد حضرات کی کاپیوں کی مدد سے تقریر بخاری شائع فرمائی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اس کے بعد سلسلہ شروع ہوا اور کئی ایک تقاریر سامنے آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے ذریعہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے علمی فیض کو عام وتام فرمائے۔

میں نے سوچا کہ کونسی ایسی چیز ہو سکتی ہے کہ جو ان تقاریر سے اوجھل رہی ہو، تو میں اس کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کروں یا اس کی نشاندہی کروں۔ تو جو تقریر بخاری بہت ناقص طریقہ پر میں نے لکھی تھی، اگر چہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ حضرت مولانا محمد سلیم صاحب مہتمم مدرسہ صولتیہ کے نام ایک گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے ایک عزیز جو اپنے اہل مدرسہ کو ناراض کر کے میرے پاس آئے ہوئے ہیں، اس سال نزولِ آب کی وجہ سے میرا بخاری شریف پڑھانے کا ارادہ نہیں تھا، صرف ان کی وجہ سے پڑھا رہا ہوں، مگر:

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل

کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی طرف سے تو کسی چیز میں کوئی کمی نہیں رہی، بار ہا زبانی بھی ارشاد فرمایا، خطوط میں بھی تحریر فرمایا کہ تم جانو کہ میرے نزدیک تم میں اور طلحہ میں کوئی فرق نہیں، مگر نہ حضرت کی زندگی میں حضرت کے منشا کو پورا کر سکے، نہ حضرت کے بعد کوئی ایسا کام کر سکے جس سے آخرت میں حضرت کے روبرو ہو سکیں۔ آئندہ اللہ تعالی سابقہ زندگی سے توبۂ نصوح کی توفیق دے۔

غور وفکر کے بعد کاپی کے حواشی کی طرف نگاہ کی، تو ذہن میں آیا کہ اِن تاریخی، تربیتی ارشادات میں سے مع چالیس احادیث کے منتخب کروں؛ کیوں کہ ان مواقع پر حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے جو ارشادات فرمائے ہیں شاید ان تقاریر میں وہ طبع نہ ہو سکے، اور اس لئے نہ ہو سکے کہ صرف حدیث کی شرح میں علمی انداز سے جو چیز متعلق سمجھی گئی، اسی کو ضبط کرنے والوں نے اثنائے ضبط میں لکھا اور جو یہاں میں نے درج کی ہیں، ان کو زائد سمجھ کر، یا وقتی تنبیہات سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔

حالاں کہ میری ناقص رائے میں اصل لب لِباب تو یہی حصہ تھا جو ضبط کرتے وقت بھی لکھنے والوں نے نہیں لکھا، اور میں نے اپنے برادرِ اکبر حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کی اتباع میں لکھا تو تھا، مگر وہ بھی حوض میں نہیں، حاشیہ پر لکھ دیا۔ علمی تقریر میں تو کوشش مکمل طور پر اس کی کی گئی کہ الفاظ ہو بہو محفوظ رہیں، مگر ان تربیتی، اصلاحی، تاریخی چیزوں کو حاشیہ پر چھوڑ دیا گیا اور کہیں اختصار کر کے اشارات میں لکھ دیا گیا۔ حالاں کہ اصل روح اور جان سبق کی وہی حصہ تھا۔

ان ارشادات میں حضرت طلبہ کے ذہن، ان کی روح کے جلاء اور روحانی امراض کے ازالہ

رَبُّکَ فَتَرْضٰی. (الضحٰی:۵)

اسی طرح آپ ﷺ کے فضائل جو احادیث میں مذکور ہیں ان کو اس طرح پڑھتا ہوں:

الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مَنْ بِیَدِہِ لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مَنْ لاشَافِعَ إِلَّا ھُوَ یَوْمَ لایَشْفَعُ إِلَّا ھُوَ.

الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مَنْ لایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِہِ.

یہاں پر حضرت کا وہ صلوۃ وسلام آیات قرآنیہ کے ساتھ ملا کر (۱) پیش خدمت ہے:

(۱) الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مَنْ أَمَرَ اللّٰہُ فِيْ شَأنِہِ الْکَرِیْمِ: إِنّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً. (الأحزاب:۵۶)

ترجمہ: اللہ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو اس بابرکت ذات پر جس کی شان میں اللہ نے حکم دیتے ہوئے فرمایا: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود اور سلام کثرت سے پڑھو۔

(۲) الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَہُ رَبُّہُ شَھِیْداً وَقَالَ: وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ أُمَّۃً وَسَطًا لِتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا. (البقرۃ:۱۴۳)

---

(۱) حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے ۶۷ء کے حج کے بعد درس میں بھی فرمایا اور مدینہ منورہ سے مولانا عاقل صاحب کے نام گرامی نامہ میں بھی تحریر فرمایا اور ۷۰ء کے بعد جب مستقل اقامت مدینہ شریف میں فرمالی، اس کے بعد سے ہمیشہ حضرت کا یہ معمول رہا کہ حضرت صلوۃ وسلام ان آیات واحادیث کو ملا کر پڑھتے تھے جو آپ ﷺ کی شان میں وارد ہوئی ہیں۔ جیسا کہ اس صلوۃ وسلام کے اخیر میں اس کا ذکر بھی ہے۔ چند ایک آیات اور احادیث جو حضرت نے بیان فرمائی ہیں، اس کی روشنی میں ہم نے اپنی طرف سے قیاس کر کے بقیہ آیات کو بھی ذکر کر دیا کہ یہ آیات بھی حضرت نے صلوۃ وسلام کے ساتھ ضرور پڑھی ہوں گی۔